روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 19 جون 2003ء 18 ربیع الثانی 1424 ہجری - 19 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 135

یہودی کی عیادت

ایک یہودی کا لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہؐ اس کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس نے اجازت دے دی چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہؐ وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرماتے تھے الحمد للہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی حدیث نمبر 1268)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

قادیان کے ہندو لالہ ملاوامل صاحب کی عمر بائیس سال کی تھی وہ بعارضہ عرق النساء بیمار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود کا معمول تھا کہ صبح و شام ان کی خبر ایک خادم جمال کے ذریعہ منگوایا کرتے اور دن میں ایک مرتبہ خود تشریف لے جا کر عیادت کرتے۔ صاف ظاہر ہے کہ لالہ ملاوامل صاحب ایک غیر قوم اور غیر مذہب کے آدمی تھے لیکن چونکہ وہ حضرت اقدس کے پاس آتے جاتے رہتے تھے اور اس طرح پر ان کو ایک تعلق مصاحبت کا تھا۔ آپ کو انسانی ہمدردی اور رفاقت کا اتنا خیال تھا کہ ان کی بیماری میں خود ان کے مکان پر جا کر عیادت کرتے اور خود علاج بھی کرتے تھے۔ ایک دن لالہ ملاوامل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور کی ایک دوا سے انہیں ضعف بہت ہو گیا۔ علی الصبح معمول کے موافق حضرت کا خادم دریافت حال کے لئے آیا تو انہوں نے اپنی رات کی حقیقت کہی اور کہا کہ وہ خود تشریف لاویں۔ حضرت اقدس فوراً ان کے مکان پر چلے گئے۔ اور لالہ ملاوامل صاحب کی حالت کو دیکھ کر تکلیف ہوئی فرمایا کچھ مقدار زیادہ ہی تھی مگر فوراً آپ نے اسپغول کا لعاب نکلوا کر لالہ ملاوامل صاحب کو دیا جس سے وہ سوزش بھی بند ہو گئی اور ان کے درد کو بھی آرام آ گیا۔

حضرت صاحب کی پوزیشن کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو وہ اپنے شہر کے ایک رئیس اعظم اور مالک تھے اور اس خاندانی وجاہت کے لحاظ سے اس طرح پر کسی کے گھر نہیں آتے جاتے تھے مگر انسانی ہمدردی اور غمگساری نے کبھی آپ کو یہ سوچنے کا موقع ہی نہ دیا۔ کیونکہ وہ دوسروں کو آرام پہنچانے اور نفع رسانی کے لئے پیدا ہوئے تھے اس لئے مرضیٰ کی عیادت میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز اپنے پرائے کا نہ کرتے تھے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 170)

اعلان داخلہ برائے فرسٹ ایئر

فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج میں ایف اے / ایف ایس سی کے درج ذیل Combinations کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 جون 2003ء ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کالج ہذا کے آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر1 (پری انجینئرنگ گروپ)
نمبر2 (پری میڈیکل گروپ)
نمبر3 (I.C.S)
نمبر4 (Math,Stat,Economics)
نمبر5 (Math, Stat, Physics)
نمبر6 (Stat, Economics, Computer)

درجہ ذیل پروگرام کے مطابق انٹرویو ہوگا۔

انٹرویو کا شیڈول

☆ پری انجینئرنگ گروپ 29 جون 2003ء
☆ میڈیکل گروپ 29 جون 2003ء
☆ دیگر Combinations 30 جون 2003ء

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کریں۔

1 دو عدد حالیہ کلرڈ فوٹوگراف ساز "2"X"$1\frac{1}{2}$
2۔ سند یا رزلٹ کارڈ کی مصدقہ نقل
3۔ اچھے کردار کا سرٹیفکیٹ
4۔ فیصل آباد بورڈ کے علاوہ طلباء N.O.C بھی لف کریں۔ مزید معلومات کیلئے کالج ہذا کے آفس سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 6 جولائی بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1989ء (1)

یکم	جنوری	فیصل آباد کے ایک احمدی کو سلام کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔
6	جنوری	مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ قاضی منیر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔
10	جنوری	حضرت مولوی عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔
14	جنوری	حضور کو 10 افریقن ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد پان افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔
26	جنوری	فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لیبر وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
28	جنوری	مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے تحت پہلا یوم اطفال منایا گیا۔ 193 اطفال نے شرکت کی۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔
3	فروری	حضور نے افغان علماء، افغان قوم اور عربوں کیلئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی۔
8	فروری	فضل عمر ہسپتال کی دو منزلہ لیبارٹری کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
14تا16	فروری	حضور کا دورہ جرمنی۔
16,15	فروری	آٹھویں آل پاکستان لجنہ سپورٹس ربوہ میں منعقد ہوئیں۔
20	فروری	ربوہ میں دفتر وقف جدید کی دوسری منزل اور ڈسپنسری کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔
24	فروری	حضور نے سلمان رشدی کی کتاب کو گہری سازش قرار دیا۔ اور اس کا جواب دینے کی تحریک فرمائی۔ نیز فرمایا کہ احمدی نوجوان کثرت سے صحافت کے میدان میں آئیں۔
26	فروری	لندن میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود سے حضور کا خطاب۔
	فروری	حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے کفالت یکصد یتامیٰ کی سکیم جاری کی گئی۔
یکم	مارچ	ایوان محمود سپورٹس کلب کا احیاء ہوا۔ یہ ہال آتش زدگی کی وجہ سے کئی ماہ بند رہا۔
3	مارچ	حضور نے سلمان رشدی کی کتاب پر شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی عزت کی حفاظت کیلئے مکہ یا مدینہ وغیرہ میں عالمی مشاورت بلائی جائے۔ فرمایا کہ اس کتاب کے خلاف مظاہروں میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے لواحقین کی کفالت جماعت احمدیہ کرے گی۔
9	مارچ	سیالکوٹ کے ممتاز احمدی وکیل اور خادم سلسلہ خواجہ سرفراز احمد صاحب پر اسلم قریشی نامی شخص نے حملہ کیا۔ اور خنجر سے شدید زخمی کر دیا۔
9	مارچ	ربوہ میں ایک ادبی تقریب ڈاکٹر وزیر آغا کی صدارت میں ہوئی مہمان مقرر شہزاد احمد تھے۔
11تا19	مارچ	ہسپتالوں کی امداد کیلئے رقم اکٹھی کرنے کی غرض سے خدام الاحمدیہ برطانیہ کی سائیکل میراتھن دوڑ۔ 300 میل کا فاصلہ طے کیا گیا اور 21 ہزار پونڈ کی رقم جمع کی گئی۔
12	مارچ	پھگلہ ضلع مانسہرہ کے ایک احمدی طالب علم کو ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔
16	مارچ	حضور کے ارشادات کی روشنی میں خلافت لائبریری میں بچوں کے لئے ایک سیکشن کا اضافہ کیا گیا۔ اور 16 مارچ کو پہلی معلوماتی فلم دکھائی گئی۔

صبح یقین

غم اجل سے جو رنجور ہونے والا تھا
ذرا سی دیر میں مسرور ہونے والا تھا

وہ ماہتاب جو مستور ہونے والا تھا
اک اور صبح سے اک نور ہونے والا تھا

اجل نے چھوڑا کہاں ہے کہیں کسی کا چراغ
بھلا وہ ہم سے کہیں دور ہونے والا تھا؟

تمام خلق خدا دم بخود کھڑی تھی وہاں
کوئی تو تھا کہ جو مامور ہونے والا تھا

جو بار بار لگاتار ہوتا آیا ہے
پھر ایک بار وہ بھرپور ہونے والا تھا

بدلتی جاتی تھی صبحِ یقیں میں شامِ گماں
یہ واقعہ کہیں مذکور ہونے والا تھا

کسی کے دستِ محبت کی تخم ریزی سے
وجود سبز پہ سب بُور ہونے والا تھا

کسی نے پیار سے بانہوں میں بھر لیا ورنہ
تھکن سے سارا بدن چُور ہونے والا تھا

مرے خوشی سے کہیں ٹِک نہیں رہے تھے قدم
پھر اس کے در پہ میں منظور ہونے والا تھا

احمد مبارک

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد کسی غریب ملک کو سہارا دینے کے لئے کوئی باقی نہیں رہا

تیسری دنیا کو اپنے حقوق کے لئے نئی اقوام متحدہ کی ضرورت ہے

تمام غریب ممالک بلا امتیاز مذہب اکٹھے ہو کر نئی اقوام متحدہ تشکیل دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ 8/ مارچ 1991ء کا ایک حصہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

خلیج کی جنگ اور اس کے دوران ہونے والے واقعات نے تیسری قوموں کو ایک اور سبق بھی دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا نظام بوسیدہ ہو چکا ہے یعنی جہاں تک تیسری دنیا کے مفادات کا تعلق ہے اقوام متحدہ کا نظام بالکل بوسیدہ اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق بن چکا ہے۔ جب تک روس کے ساتھ امریکہ کی مخالفت تھی یا رقابت تھی اس وقت تک اقوام متحدہ کے نظام میں غریب ملکوں کو تباہ کرنے کی ایسی صلاحیت موجود نہیں تھی کیونکہ امریکہ بھی ویٹو کر کے کسی غریب ملک کی حفاظت کر سکتا تھا اور روس بھی ویٹو کر کے کسی غریب ملک کی حفاظت کر سکتا تھا اور فیصلہ صرف اس بات پر ہوتا تھا کہ امریکہ کا دوست غریب ملک ہے یا روس کا دوست غریب ملک ہے۔ اب تو ساری دنیا میں کسی غریب ملک کو سہارا دینے کے لئے کوئی باقی نہیں رہا۔ اتفاق نیکی پر نہیں ہوا اتفاق بدی پر ہو چکا ہے۔

پس قرآن کریم نے جب یہ فرمایا تعاونوا (۔) (سورۃ المائدہ: 3) تو اس کا مطلب صرف تعاون نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ صرف نیکی پر اکٹھے ہوا کرو۔ بدی پر تعاون نہ کیا کرو۔ لیکن سیاسی دنیا کے تعاون اس بات پر ہوتے ہیں کہ نیکی یا بدی کی بحث ہی نہیں ہے، ہمارے مشترکہ مفاد میں جو بات ہو گی ہم اس پہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔ پس یہ فیصلے ہیں جو دنیا میں ہو چکے ہیں۔ روس اور امریکہ کے درمیان یہ فیصلے ہو چکے ہیں.........اس کے نتیجے میں اقوام متحدہ کا ادارہ اور اس سے منسلک تمام ادارے، سیکیورٹی کونسل وغیرہ صرف کمزور ملکوں پر ظلم کے لئے استعمال کئے جائیں گے اور ان کے فائدے کے لئے استعمال ہو ہی نہیں سکیں گے۔ صرف ان کے فائدے کے لئے استعمال ہوں گے جو ان قوموں کی غلامی کو تسلیم کر لیں اور ان کے پاؤں چاٹیں، ان کے لئے اقوام متحدہ کا ادارہ دولتیں بھی لائے گا، سہولتیں بھی پیدا کرے گا، ان کو عزت کے خطابات بھی دے گا اور ان کی طرف دوستی کے ہاتھ بھی بڑھائے گا۔ ہر قسم کے فائدے جو ذلت اور رسوائی کے نتیجے میں کمینگی سے حاصل ہو سکتے ہیں وہ تیسری دنیا کے ملکوں کو حاصل ہو سکیں گے۔ لیکن عزت کے ساتھ، وقار کے ساتھ، سر بلندی کے ساتھ اگر اس دنیا میں اس یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ وابستہ رہ کر کوئی قوم زندہ رہنا چاہے تو اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

پس ایک حل اس کا یہ ہے کہ جس طرح پہلی جنگ کے بعد 1919ء میں لیگ آف نیشنز (League of Nations) بنی۔ پھر دوسری جنگ کے بعد 1945ء میں یونائیٹڈ نیشنز (United Nations) کا قیام عمل میں آیا، اب اس خوفناک یک طرفہ جنگ کے بعد تیسری دنیا کی ایک نئی یونائیٹڈ نیشنز قائم کی جائے اور اس میں صرف غریب اور بے بس ممالک اکٹھے ہوں۔ وہ جو غیر وابستگی (Neutrality) کی تحریک چلی تھی کہ غیر وابستہ ممالک اکٹھے ہوں وہ بوسیدہ ہو چکی ہے۔ اس کے اب کوئی معنے نہیں رہے، اس میں جان ختم ہو چکی ہے۔ اب ایک نئی تحریک چلنی چاہئے جس میں ہندوستان، پاکستان، ایران اور عراق وغیرہ ایک بہت ہی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں لیکن اس میں مذہبی تعصبات کو بیچ میں سے نکالنا ہو گا۔

اس لئے ایک مشورہ میرا یہ بھی ہے کہ مسلمان ممالک اگرچہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کے تعلق رکھیں خاص بھائی چارے کے نتیجے میں ذمہ داریاں ادا کریں لیکن مسلمان تشخص کو غیر مسلم سے لڑائیں نہیں۔ اگر یہ Polarization یعنی یہ تقابل باقی رہا کہ مسلمان ایک طرف اور غیر مسلم ایک طرف، تو خواہ غیر مسلم کہتے وقت آپ دماغ میں صرف مغربی طاقتیں رکھتے ہوں تب بھی دنیا کی ساری قوموں کے کان کھڑے ہوں گے اور وہ خطرہ محسوس کرنے لگیں گی۔ کیونکہ جاپان بھی غیر مسلم ہے، کوریا بھی غیر مسلم ہے، ویت نام بھی غیر مسلم ہے، ہندوستان بھی غیر مسلم ہے، غرضیکہ دنیا کی بعض بڑی بڑی طاقتیں غیر مسلم ہیں، وہ سمجھیں گی کہ پیغام ہمیں بھی پہنچ گیا ہے۔ اس لئے نہایت ہی جاہلانہ خود کشی والی پالیسی ہے کہ مسلمان کے تشخص کو غیر مسلم کے تشخص سے لڑا دیں اور اس کے نتیجے میں کچھ بھی حاصل نہ کریں اور جو کچھ حاصل ہے وہ بھی کھو دیں۔ پس دنیا میں تیسری دنیا کے اتحاد قائم ہو ہی نہیں سکتے جب تک قرآن کریم کی تعلیم تعاونوا (۔) پر عمل نہ کیا جائے اور اس تعلیم میں مذہبی اختلاف کا کوئی ذکر ہی موجود نہیں۔ اس تعلیم کی رو سے مشرک سے بھی اتحاد ہو سکتا ہے، یہودی سے بھی ہو سکتا ہے، عیسائی سے بھی ہو سکتا ہے، دہریہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ مذہب کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ بر اور تقویٰ ہونا چاہئے۔ ہر اچھی بات پر تعاون کرو۔

پس تعاون کے اصول پر ان قوموں کے ساتھ وسیع تر اتحاد اور اس کے نتیجے میں ایک نئی United Nations of poor Nations کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ اب ضرورت ہے کہ دنیا کی غریب قوموں کی ایک متوازی اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے جس کے منشور میں محض اسی حد تک اختیارات درج ہوں جس حد تک ان کے نفاذ کی اس انجمن کو طاقت ہو اور ہر ممبر ملک کے لئے اس عہد نامہ پر دستخط کرنے ضروری ہوں کہ وہ اس ادارے سے منسلک رہتے ہوئے ہر حالت میں عدل کی بالادستی کو تسلیم کرے گا۔

تیسری دنیا کے الجھے ہوئے معاملات اور قضیوں کو حل کرنے کے لئے اسی ادارہ کی سرپرستی میں دو طرفہ گفت و شنید کا منصفانہ اور موثر نظام قائم کیا جائے اور کمزور قوموں میں اس رجحان کو تقویت دی جائے کہ کوئی فریق اپنے قضیوں کو حل کرنے کے لئے ترقی یافتہ قوموں کی طرف رجوع نہیں کرے گا اور انہیں اپنے قضیئے نپٹانے میں دخل کی اجازت نہیں دے گا۔

مجلس اقوام متحدہ کے تضادات

جو موجودہ یونائیٹڈ نیشنز (United Nations) ہے اس میں کئی قسم کے اندرونی تضادات بھی ہیں، ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ نئی انجمنوں میں ایسے تضادات پیدا نہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا کہ یہ عجیب ظالمانہ قانون ہے کہ اگر ساری دنیا میں امریکہ، روس، چین وغیرہ پانچ ملکوں میں سے صرف ایک ملک کسی ملک پر ظلم کرنے کا فیصلہ کر لے تو وہ جس پر چاہے حملہ کروا سکتا ہے۔ اس کے خلاف دیگر عالمی طاقتوں کو اس وقت تک جوابی کارروائی کا کوئی حق حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک سیکیورٹی کونسل کے مستقل ممالک میں سے ایک ملک بھی اس بات پر قائم رہتا ہے کہ میں کسی کو اس ملک کے خلاف جوابی کارروائی کی اجازت نہیں دوں گا۔ اسی کا نام ویٹو ہے۔

یہ فیصلہ آج تک نہیں ہوا کہ یونائیٹڈ نیشنز یا سیکورٹی کونسل کی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ عدلیہ ہے؟ اگر یہ عدلیہ ہے تو پھر بین الاقوامی عدالت کی کیا ضرورت ہے۔ اگر یہ عدلیہ نہیں ہے تو جھگڑوں میں فیصلہ کرتے وقت یہ کیسا فیصلہ کر سکتے ہیں؟ اور پھر عدلیہ نہ ہونے کی وجہ سے اس فیصلے کو بزور نافذ کرنے کا اختیار بھی ان کو نہیں ہو سکتا۔ اور اگر عدلیہ ہے تو ان کے عدل کا اثر کہاں کہاں تک جائے گا؟ وہ قومیں جو سیکورٹی کونسل کی ممبر نہیں ہیں ان پر بھی ان کے عدل کا اثر پڑے گا کہ نہیں؟ یہ ایک اور سوال ہے جو اس کے نتیجے میں اٹھتا ہے۔

پھر اگر یہ محض ایک مشاورتی ادارہ ہے تو فیصلوں کو بزور نافذ کرنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں محض اسی حد تک اخلاقی دباؤ کا ضابطہ طے ہونا چاہئے جس کا سب قوموں کے خلاف برابر اطلاق ہو سکے۔

اور اگر یہ محض تعاون کا ادارہ ہے تو تعاون کس طرح کیا جائے اور کون کون سے ذرائع اختیار کئے جائیں اور اگر تعاون حاصل نہ ہو تو کیا کرنا چاہئے؟ یہ سب فیصلے ہونے والے ہیں۔

اسی طرح اگر یہ محض فلاح و بہبود کے کاموں میں غریب قوموں کی مدد کرنے کا ادارہ ہے تو اس پہلو سے بھی یہ حیثیت واضح اور معین ہونی چاہئے اور سیاست اور رنگ و نسل سے بالا رہ کر غریب قوموں یا آفت زدہ علاقوں کی امداد کا ایسا لائحہ عمل تیار ہونا چاہئے جس کی رو سے اقوام متحدہ کی انتظامیہ آزادانہ فیصلے کر سکے اور آزادانہ تنقید کی اہلیت بھی رکھتی ہو۔

یہ سوال بھی لازماً طے ہونا چاہئے کہ اقوام متحدہ کی انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے فیصلوں کے نفاذ کو کیسے یقینی بنایا جائے گا کہ بڑی سے بڑی طاقت بھی اسے ماننے پر مجبور ہو۔ جب تک ان سوالات کا تسلی بخش جواب نہ ہو جس سے غریب اور کمزور قوموں کے حقوق

کے تحفظ کی ضمانت ملتی ہو، یہ ادارہ محض طاقتور قوموں کی اجارہ داری کا ایک پرفریب آلہ کار بنا رہے گا۔

ایک سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر یہ عدلیہ ہے تو یہ سوال اٹھے گا کہ ایک ایسا غریب ملک جس کی حمایت میں نہ امریکہ ہو، نہ روس ہو، نہ چین ہو نہ فرانس ہو، نہ برطانیہ ہو اور اس کے حق میں اگر اقوام متحدہ کوئی بڑا فیصلہ کر دیتی ہے یعنی دو تہائی کی اکثریت سے فیصلہ کر دیتی ہے کہ یہ مظلوم ملک ہے اس کی حمایت ہونی چاہئے تو اس فیصلے کو نافذ کیسے کریں گے؟ وہ کیسی عدلیہ ہے جسے فیصلوں کو نافذ کرنے والی طاقتوں کا تعاون نصیب نہ ہو، اور تعاون حاصل کرنے کا قطعی ذریعہ اسے میسر نہ ہو۔

اس کی مثال تو ویسی ہی ہے کہ جیسے ایک دفعہ جب امریکہ کے ریڈ انڈینز نے امریکہ کی حکومت کے خلاف وہاں کی عدالت عالیہ میں اپیل کی اور یہ مسئلہ وہاں کی سپریم کورٹ کے سامنے رکھا کہ بار بار امریکہ کی حکومت نے ہم سے معاہدے کئے اور بار بار ان کی خلاف ورزی کی، بار بار جھوٹے تحفظات دیئے اور بار بار وہ علاقے جن کے متعلق قطعی طور پر تحریری معاہدے تھے کہ یہ ہمارے ہو چکے اور ان میں مزید دخل نہیں دیا جائے گا، دخل دے کر ہم سے خالی کروائے گئے اور ہمیں دھکیلتے دھکیلتے یہ ایک ایسی حالت میں لے گئے ہیں کہ جہاں اب ہماری بقا ممکن نہیں رہی۔ اب سوال زندہ رہنے یا نہ زندہ رہنے کا ہو گیا ہے۔ اس پر امریکہ کی سپریم کورٹ نے ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ بالکل صحیح شکایت ہے، ان تمام معاملات میں جو ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں حکومت نے غیر منصفانہ طریق اختیار کیا ہے اور ریڈ انڈینز کا حق ہے کہ پرانے سب فیصلوں کو منسوخ کر کے ان کے حقوق بحال کئے جائیں۔ جب یہ فیصلہ ہوا تو امریکہ کے صدر نے کہا عدالت عالیہ کا فیصلہ سر آنکھوں پر لیکن اب عدالت کو چاہئے کہ اس کو نافذ بھی کر دے تو بالکل وہی حیثیت آج یونائیٹڈ نیشنز کی ہے۔ ان پانچوں میں سے جن کو مستقل ممبر (Permanent Members) کہا جاتا ہے اگر ایک بھی چاہے کہ فیصلہ نافذ نہیں ہو سکتا، تو نہیں ہو سکتا۔

عجیب انصاف کا ادارہ ہے کہ جس کے خلاف بڑی طاقتیں سر جوڑ لیں اور ظلم پر اکٹھی ہو جائیں وہاں ہر چیز نافذ ہو جائے گی لیکن جہاں یہ فیصلہ ہو کہ نافذ نہیں ہونے دینا تو وہاں دنیا کا کوئی ملک، الگ الگ یا سارے مل کر بھی کوشش کریں تو اس کے مقابل پر ایک ملک کھڑا ہو سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ فیصلہ نافذ نہیں ہو گا۔ اور اگر پانچوں بڑی طاقتیں اتفاق بھی کر لیں (جیسا کہ فلسطین کے مسئلہ میں کئی ریزولیوشنز میں پانچوں طاقتوں نے اتفاق بھی کر لیا کہ اسرائیل عربوں کے علاقے خالی کر دے)۔ تو تب بھی فیصلہ نافذ نہیں ہو سکتا۔ یہ عجیب قسم کا امن عالم کا ادارہ ہے اور عجیب قسم کی یونائیٹڈ نیشنز (United Nations) ہے۔ فیصلے کرنے کا اختیار ہے، فیصلے نافذ کرنے کا اختیار نہیں۔

فیصلے نافذ کرنے کا اختیار بڑی طاقتوں کو ہے اور تمام دنیا کی قومیں بڑی طاقتوں کی مرہون منت بنی ہوئی ہیں۔ یہ ادارہ زندہ رہنے کے لائق نہیں ہے۔ یہ غلامی کو جاری رکھنے کا ادارہ ہے۔ غلامی کے تحفظات کا ادارہ ہے۔ آزادی کے تحفظات کا ادارہ نہیں۔

اس لئے اگر آج تیسری دنیا کی قوموں نے اس ادارے کے خلاف علم بغاوت بلند نہ کیا یا یہ کہنا چاہئے کہ ان کو انصاف کے نام پر تعاون پر مجبور نہ کیا اور اپنے قوانین بدلنے پر مجبور نہ کیا تو دنیا کی قومیں آزاد نہیں ہو سکیں گی اور یہ ادارہ مزید خطرات لے کر دنیا کے سامنے آئے گا اور اسے بار بار بعض خوفناک مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(خلیج کا بحران ص 387 تا 394)

تربیت اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعود کے

زریں ارشادات

مرسلہ: زاہدہ خانم صاحبہ

بچوں کو با اخلاق بنائیں

بعض لوگ بچوں کو چڑانے کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں کہ ماروں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد بچہ وہی شکل بنا کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر کہنے لگ جاتا ہے ماروں۔ اسی طرح بعض احمق اپنے بچوں کو گالیاں دیتے ہیں اسی طرح بچے آگے سے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ بعض عورتیں اپنے بچوں سے ہمیشہ منہ بنا کر اور تیوری چڑھا کر بات کرتی ہیں تو ان کے بچے بھی ہمیشہ منہ پھلا کر بات کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں اس کے برخلاف جو عورتیں ہنس مکھ ہوں بچوں سے نیک سلوک کی عادی ہوں ان کی اولاد بھی ویسی ہی ہنس مکھ ہوتی ہے۔ ماؤں کو چاہئے کہ وہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کو نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں اور ہمیشہ کے لئے ان کے اخلاق درست ہو جائیں۔

خود نیک بنو

بے دین اور دین سے متنفر وہی بچہ ہو گا جس کے والدین اس کے سامنے دین کا استخفاف کرتے ہوں۔ ماں اگر نماز نہیں پڑھتی نماز کے اوقات کا احترام ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچہ کے والدین نمازی ہوں گے میں نے دیکھا ہے کہ وہ کچھ نہ سمجھنے کے باوجود اسی طرح نماز کے وقت رکعتیں پڑھتے ہیں یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں آخر کام آتی ہے۔ اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ (الازھار ص 1)

خدا پرستی کا جذبہ

میں احمدی ماؤں کو خصوصیت کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کریں اور اس کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ اگر بچہ نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب (۔) کرتا ہو اسے فوراً روکا جائے۔ اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو اپنے ننھے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے پرواہ نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں صرف اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہوتی ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے لیکن اسے کیا معلوم کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں نے اس کے اندر کیا کیا برے نقش پیدا کئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہو سکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔ (الازھار ص 2)

بچپن کی تعلیم

ایک خرابی تو یہ ہے کہ اور تو ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت ہے۔ بچہ نے ابھی ہوش بھی نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ اسے سکول بھیج دیتے ہیں ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو ان کے ہوش میں آنے کے ہیں ان میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے۔ مگر نماز کے لئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو نماز کے لئے جگاؤ تو کہتے ہیں نہ جگاؤ اس کی نیند خراب ہو گی۔ لیکن اگر صبح امتحان کے لئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے گویا انسپکٹر کے سامنے جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ فکر نہیں ہوتا کہ خدا کے حضور جانے کے لئے بھی جگا دیں۔ تو بچہ کو بچپن ہی میں دین سکھانا چاہئے۔ جو لوگ بچوں کو بچپن میں دین نہیں سکھاتے تو ان کے بچے بڑے ہو کر بھی دین نہیں سیکھتے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں کے لئے جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی۔ بچپن میں بچہ اگر چیزیں خراب کرے تو اسے ڈانٹا جاتا ہے لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا۔ پس جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں گے کہ دین سکھانے کا زمانہ بچپن ہے اور جب تک والدین نہ سمجھیں کہ ہمارا اثر بچپن ہی میں بچوں پر پڑ سکتا ہے تب تک بچے دیندار نہیں بن سکیں گے۔

عورتوں کا حصہ

اور پھر جب تک عورتیں بھی مردوں کی ہم خیال نہ بن جائیں گی بچے دیندار نہیں ہو سکیں گے کیونکہ مرد ہر وقت بچوں کے ساتھ نہیں ہوتے بچے زیادہ تر ماؤں ہی کے پاس ہوتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ دین دار مائیں بھی بچوں کو دین سکھانے میں سستی کر جاتی ہیں نماز کا وقت ہو جائے اور بچہ سو رہا ہو تو کہتی ہیں ابھی اور سو لے پس جب تک ماؤں کے ذہن نشین نہ کریں کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن ہی میں ہو سکتی ہے اس وقت تک ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی پس پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ بچوں کی دینی تربیت بچپن ہی میں کرو اور بچپن ہی میں ان کو دین سکھاؤ تا کہ وہ حقیقی دین دار بنیں۔

(الازھار ص 127)

کامیابی کا گر

میرے نزدیک جس بات کی طرف سب سے پہلے توجہ کی ضرورت ہے اور جو نہایت خطرناک طور پر

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

ہزیمت کا سلسلہ اور بڑے آدمی کی ضرورت

خورشید ندیم اپنے کالم میں لکھتے ہیں:-

گزشتہ پچاس ساٹھ سال میں ہزیمت کی بے شمار داستانیں صفحہ ہستی پر رقم ہوئیں جن کا انتساب ہماری طرف تھا۔ دنیا کے بہترین لوگوں نے ہماری صفوں میں جنم لیا اور بدترین نتائج ہمارا مقدر رہے۔ اس زمین کے وسائل سے مالا مال خطے ہمارے حصے میں آئے۔ لیکن ہم نان جویں کو ترستے رہے۔ یہ سلسلہ زیاں ابھی رکا نہیں، جاری ہے۔ فلسطین میں بات چلتے چلتے، اب نئے روڈ میپ تک پہنچ گئی ہے۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں سے جس معاملے کا آغاز ہوا، وہ 1999ء تک تو "چناب فارمولے" تک پہنچا تھا، آج نہ جانے کہاں ہے۔ افغانستان میں کبھی "فاتح کابل" کا تمغہ سجائے ہم اتراتے پھرتے تھے اور آج صورت حال یہ ہے کہ وہاں نئے ترکی اور نئے ببرک کارمل اقتدار پر فائز ہیں۔ گویا یہ بات ماسکو اور واشنگٹن کے درمیان ہی گھوم رہی ہے اور ہم اپنا گولڈ میڈل آج تک اپنے ڈرائنگ روم میں سجائے ہوئے ہیں۔

یہ سب واقعات گزشتہ نصف صدی سے متعلق ہیں ورنہ اگر اس سلسلہ کو 1831ء اور 1857ء تک بڑھا دیا جائے تو نتائج میں ایک ہم آہنگی ہے اور سب کا ایک ہی عنوان ہے "ہزیمت"۔ مزید حیرت اور صدمے کی بات یہ ہے کہ ہماری صفوں سے، الاماشاء اللہ، کوئی نہیں اٹھا جو ہمیں متنبہ کرتا کہ ہمارا طرز عمل نظر ثانی کا محتاج ہے اور ہمیں کچھ دیر رک کر اس پر غور کرنا چاہئے۔ کہ ہمارے بہترین لوگ کیوں ناکامی سے دو چار ہوئے۔ سو برس پہلے تک اکا دکا آواز اٹھتی رہی لیکن یہ سب آوازیں بھی آہستہ آہستہ وقت کے گرد و غبار میں کھو گئیں۔

میرا خیال ہے کہ عسکری جدوجہد کے نتائج پر غور وفکر کا ایک عمل 1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد شروع ہو گیا تھا۔ سرسید کی تحریک تو اس ضمن میں نمایاں ہے ہی، میں سید ابوالاعلیٰ مودودی کو بھی اس فہرست میں شامل کرتا ہوں جنہوں نے سید احمد شہید کی تحریک کا غیر جذباتی تجزیہ کیا۔ علامہ اقبال ان میں سے نمایاں ہیں جنہوں نے سیاسی جدوجہد کا ایک لائحہ عمل دیا جو بعد میں ایک نتیجے تک بھی پہنچا۔ عسکری جدوجہد کا یہ باب شاید ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا کہ افغانستان میں ہماری "کامیابی" نے اس کا پھر سے احیا کر دیا۔ بعض مذہبی سیاستدانوں، فوجی جرنیلوں اور اہل قلم کی مشترکہ مساعی سے یہ فضا قائم ہوئی کہ یہ ساری کامیابی فضائے بدر پیدا کرنے کا نتیجہ ہے۔ بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑانے کے لئے ایسے ایسے قصے رقم کئے گئے کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو گئی اور سب نے مل کر کچھ ایسا منظر پیش کیا کہ لوگ یہ خیال کرنے لگے کہ تمام مسائل کی شاہ کلید ہمارے ہاتھ آ گئی ہے۔ اب ہم اس سے کشمیر کا قفل کھولیں گے، پھر فلسطین کا اور یوں ہم فاتح کابل سے فاتح عالم بن جائیں گے۔ اب یہ بات کہ اس جنگ میں مادی وسائل کا کتنا حصہ تھا اور یہ وسائل کہاں سے آئے؟ یہ جنگ دراصل کسی کی سوچ کا نتیجہ اور بالآخر کس کے مفاد میں جانے والی ہے اس طرح کی کوئی بات ہم سننے کے لئے تیار تھے نہ سمجھنے کے لئے۔ مجھے یاد ہے 1988-89ء میں جب میں کالج کی سطح کا ایک طالب علم تھا تو راولپنڈی پریس کلب میں ایک جنرل صاحب کا خطاب سننے گیا۔ میں ایک نوٹ بک لے کر گیا۔ ان کے ایک ایک لفظ کو محفوظ کرنا چاہا اور ان کے لئے میرے دل میں ایسی عقیدت تھی کہ گویا میں اپنے عہد کے طارق بن زیاد یا صلاح الدین ایوبی کو دیکھ رہا ہوں۔

ہماری تاریخ کا یہ وہ مرحلہ تھا جب ہمیں کسی علامہ اقبال کی ضرورت تھی۔ کسی ایسی بڑی شخصیت کی ضرورت تھی جو ان حالات کا صحیح تجزیہ کرتی اور ہمیں بتاتی کہ یہ جو کچھ دکھایا جا رہا ہے۔ سب نظر بندی ہے دراصل فتح و شکست کے فیصلے کہیں اور ہو رہے ہیں اور ہمارا لہو محض زیب داستان کے لئے ہے۔ افسوس کہ ایسا نہیں ہوا۔ ہماری صفیں کسی "رجل رشید" سے خالی رہیں اور ہم نے افغانستان کے بعد دوسرے میدانوں میں گھوڑے دوڑا دیئے۔ ہم نے یہ خیال نہیں کیا کہ جو ہاتھ فتح کابل تک ہمارے سروں پر تھے، اب دست گیری کیلئے آمادہ نہیں ہیں کیونکہ ان کے اور ہمارے راستے اس کے بعد جدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جذبے باقی رہ گئے اسباب دنیا ختم ہو گئے۔ ان جذبوں کی یقیناً اللہ کے ہاں قدر ہے اور انشاء اللہ مخلصین کے لئے اجر بھی ہو گا لیکن اس دنیا کے لئے اللہ کی سنت یہی ہے کہ وہ عالم اسباب سے متعلق کر دی گئی ہے۔ اسباب رخصت ہوئے تو نتائج بھی بدل گئے۔ پھر ہم "فاتح سرینگر" کا کوئی تمغہ اپنی چھاتی پر نہیں سجا سکے۔ ہاں یہ ضرور ہوا کہ ہزاروں چھاتیاں گولیوں سے چھلنی ہو گئیں اور ہزاروں گھر برباد ہو گئے۔

افغانستان کے معرکے کے بعد حالات میں جو جوہری فرق واقع ہوا، اس کے نتائج اب پوری طرح سامنے آ چکے ہیں۔ ایک دفعہ پھر افغانستان، فلسطین، کشمیر اور اب عراق، اگر کوئی بات کسی کے لئے باعث ابہام تھی تو اب نہیں رہی۔ کیا اس کے بعد بھی اسی حکمت عملی پر اصرار مناسب ہے اور اسے کوئی حکیمانہ فیصلہ کہا جا سکتا ہے۔

اس وقت مسلمانوں کی فکری قیادت کے سامنے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی مسلسل ہزیمت کا یہ باب کیسے بند ہو۔ اس سلسلے کو کیسے روکا جائے کہ ہر آنے والا دن پہلے سے بھی بدتر ہے؟ ہماری موجودہ "فکری" اور "مذہبی" قیادت تو زبان حال سے یہ بتا چکی کہ اس کے پاس اس مسئلے کا کوئی حل موجود نہیں۔ تو پھر وہ کہاں ہے کہ جو ہمیں شکست کے اس جاری عمل سے نجات دلائے، نبوت کا باب بند ہو چکا اور اب آسمان سے کسی کے لئے پروانہ تقرری نازل نہیں ہو گا۔ یہ ممکن ہے کہ ہماری صفوں میں پھر علامہ اقبال کی طرح کا کوئی بڑا آدمی پیدا ہو جائے جو دین سے واقف ہو اور دنیا کی تاریخ سے بھی۔ جس کی قوموں کے عروج وزوال پر نظر ہو اور جو اس قوم رسول ہاشمی کی ترکیب خاص کو بھی جاننے والا ہو۔ لوگ اس کی بصیرت اور نتائج فکر پر اعتماد کریں اور وہ کوئی راہ عمل تجویز کرے جسے قبول کر لیا جائے۔ لیکن کیا ہم ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اس وقت تک انتظار کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں انتظار کے بجائے غور و فکر کرنا چاہئے۔ غور و فکر کے اس عمل میں شریک ہونے کیلئے غیر جذباتی ہونا ضروری ہے بالکل ایسے ہی جیسے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے وقت غیر جذباتی تھے اور آج کے حالات میں آپ کا یہی طرز عمل ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ یہ کام ایک ہمہ گیر سماجی تبدیلی سے ممکن ہے ایک ایسا سماجی انقلاب جس میں لوگ تعصبات اور شخصیات کے بتوں کو نہ پوجتے ہوں اور نئے افکار کو خوش آمدید کہنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس عمل کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ شکست و ریخت کا عمل روکنے کے لئے یہ تبدیلی ناگزیر ہے ورنہ جذبات کا استحصال جاری ہے اور جاری رہے گا ہمارے گھروں سے لاشیں اٹھتی رہیں گی۔ (روزنامہ جنگ 19 مئی 2003ء)

بے بسی کا عالم

عبدالقادر حسن لکھتے ہیں:-

خلافت ارضی کی ذمہ داری جن کو سونپی گئی وہ آج اتنے بدحال کیوں ہیں؟ ایرل شیرون، ایل کے ایڈوانی اور جارج بش کیوں اس بے دردی، بے رحمی کے ساتھ چاروں طرف سے امت مسلمہ پر جھپٹے ہیں؟ کیوں ہم شکست پر شکست کھائے جا رہے ہیں مولوی کہتے ہیں کہ طالبان نے شکست نہیں کھائی۔ وہ قلعہ جنگی اور تورا بورا سے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔

اس شکست اور بے بسی کا عالم یہ ہے کہ جہاں ہم اسے تسلیم کرتے ہیں وہاں کوئی اس کے وجوہات پر غور نہیں کر رہا۔ 509 سالوں میں ہمیں سینکڑوں ذلتیں اٹھانی پڑیں اور کبھی بھی یہ ممکن نہ ہو سکا کہ مسلمان اکٹھے ہوں اور کھلے دل سے اور ٹھنڈے دماغ سے اپنی شکست کی وجوہات پر غور کریں۔ انتہائی مخلص لوگ ہزاروں کی تعداد میں شہید ہو چکے ہیں۔ ظلم اپنی انتہاؤں کو پہنچ چکا ہے اور پھر بھی میرے دیس کا مولوی تفکر، تعقل اور تدبر کرنے پر راضی نہیں یہ امر پکا ہے کہ بے رحم بمباری سے بڑھ کر ظلم ہے۔

قرآن کے نزول کا آغاز "اقرء" کے لفظ سے ہوا اور آج سب سے زیادہ ان پڑھ مسلمانوں کی صف میں کھڑے ہیں علم کے حصول کے لئے چین جانے تک کو کہا گیا لیکن آج قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد جانے والے کو دنیاوی علم کا طالب قرار دے کر مسترد کیا جا رہا ہے۔ جن کی کتاب اول کا انکشاف ہے کہ "ہر صبح کی اپنی ایک خوبصورتی ہے" انہیں کل کے دھندلکوں میں کیا ڈھونڈنا؟ 1946ء میں عید الاضحی دہلی میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعے پڑھائی گئی تو اکثریت نے نماز دوبارہ پڑھی کہ بقول ان کے یہ شیطان کی آواز ہے۔ آج مسجد بننے سے پہلے لاؤڈ سپیکر کا اہتمام ہر مسجد میں ہے۔ اس طرح مغرب کی ہر ایجاد کر برا کہنے والے آہستہ آہستہ اس کو جائز قرار دینے لگے پر یہ اتنی دیر بعد کہ پسماندگی سالوں سے صدیوں پر پھیل گئی۔

ان پڑھ جاہل اور بدمعاشوں کی فوج کو ہم امت کہتے ہیں "انسانیت کے لئے چنی گئی امت"؟ زمین پر اللہ کے نائبین کی امت؟ یہ امت نہیں۔ امت ایسے افراد کی جماعت کے اندر اکثریت کا نام ہے جنہیں پتہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں جن کو باقی تمام مخلوق کے مقابلے میں علم الاشیاء کا زیادہ فہم و ادراک ہے جو OZONE LAYER سے بھی واقف ہوں۔ پانڈہ کو تباہی سے بچا سکیں۔ آنے والی نسلوں کے لئے منصوبہ بندی کر سکیں جو افریقہ میں قحط سالی سے متاثرہ انسانیت کے لئے کچھ کر سکیں اور جو مظلوم فلسطینیوں کو ظلم سے بچا سکیں جو نہتے کشمیریوں کو ہندوستانی بربریت سے نجات دلا سکیں یا جو بلقان میں سہمے ہوئے انسانوں کو ظلم کے ڈراؤنے شکنجے سے آزادی دلا سکیں۔ جو روانڈہ میں ہوتو اور توتسی قبائل کو باہمی جنگ وجدل سے روک سکیں جو دنیا میں بسنے والی تمام اقوام کو انصاف دے سکیں۔ اور ان سب کو خدائے واحد کی طرف بلائیں اور ایسے کرتے ہوئے حکمت اور میٹھے بول سے کام لیں۔ جبر سے نہیں کلاشنکوف سے نہیں، بم رکھنے سے نہیں اور ایسی امت محنت سے بنتی ہے، تعلیم وتربیت سے تشکیل پاتی ہے۔

(جنگ 28 مارچ 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34937 میں شمیم اختر زوجہ منظور اختر بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/2000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ زرعی زمین رقبہ ایک ایکٹر واقع احمد پور شرقیہ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/2400 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیم اختر زوجہ منظور اختر بھٹی دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ وصیت نمبر 13241 گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد وصیت نمبر 22267

مسل نمبر 34938 میں حافظہ طاہرہ صدیقہ بنت نصیر احمد ناصر قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/5530 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حافظہ طاہرہ صدیقہ بنت نصیر احمد ناصر دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد سعید ولد محمد صدیق شاہد گورداسپوری دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ناصر ولد غلام احمد دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 34939 میں حافظہ عمیرہ متین بنت عبدالرشید ارشد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حافظہ عمیرہ متین بنت عبدالرشید ارشد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رشید احمد وصیت نمبر 28770 گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد وصیت نمبر 13241

مسل نمبر 34942 میں عظمیٰ شاد بنت بشیر احمد شاد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عظمیٰ شاد بنت بشیر احمد شاد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد شاد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم ولد حاجی محمد عبداللہ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 34943 میں عائشہ صدیقہ زوجہ رشید احمد چودھری قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/33000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ صدیقہ زوجہ رشید احمد چودھری دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری عبدالرزاق دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد چودھری خاوند موصیہ

مسل نمبر 34945 میں نوید سحر بنت محمد رفیع جنجوعہ قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 9 گرام مالیتی -/4770 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نوید سحر بنت محمد رفیع جنجوعہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع جنجوعہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 34946 میں صائمہ خالدہ زوجہ طاہر جمیل احمد بٹ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 116.99 گرام مالیتی -/106678 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صائمہ خالدہ زوجہ طاہر جمیل احمد بٹ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر جمیل احمد بٹ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل بٹ ولد محمد احسان بٹ ناصر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر 34947 میں عطیۃ العزیز زوجہ عطاء الحق خان قوم جٹ رانجھا پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2003-1-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/70000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ العزیز زوجہ عطاء الحق خان دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 انوارالحق خان وصیت نمبر 18942 گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال وصیت نمبر 18913

بقیہ صفحہ 4

پھیلی ہوئی ہے وہ بے استقلالی ہے۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ کامیابی کا سب سے بڑا گُر کیا ہے تو میں یہی کہوں گا کہ استقلال، پھر پوچھے گا تو یہی کہوں گا کہ استقلال، پھر پوچھے گا تو یہی کہوں گا۔ اگر کوئی دوسرا آدمی پوچھے تو اس کو بھی یہی کہوں گا۔ اور تیسرے کو بھی یہی حتیٰ کہ جتنے پوچھتے جائیں گے اور جتنی بار پوچھیں گے یہی کہوں گا کہ ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کا گُر صرف استقلال ہے اس کے نہ ہونے کی وجہ سے ہر کام میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (الازھار ص 128)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ چاند سلطانہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ سیدہ سرور ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب آف بہاولنگر مورخہ 14 جون 2003ء بروز ہفتہ آٹھ بجے شام فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ 1/8 کی موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اگلے دن بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء ومینیجر الفضل نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے ایک بیٹا مکرم تنور حسین شاہ صاحب کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم سید یوسف سہیل شوق صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی خوشدامنہ اور مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب مربی سلسلہ کی بڑی بہن تھیں۔ مرحومہ کی وفات سے 6 دن قبل ہمارے والد محترم کی وفات ہوئی تھی۔ اس طرح ہمارے خاندان کو اس ہفتہ دہرا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مددگار کارکن کی آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکن درجہ چہارم کی آسامیاں خالی ہیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہو۔ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ لائیں۔ انٹرویو مورخہ 24 جون 2003ء بروز منگل صبح 7:30 بجے ہوگا۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مجید الرحمٰن صاحب فیصل ٹاؤن لاہور کے والد مکرم میاں نذیر احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا 12 جون 2003ء صبح سات بجے بعمر 90 سال وفات پا گئے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے سرگودھا میں جنازہ پڑھایا۔ مرحوم موصی تھے۔ اس لئے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اگلے روز بعد نماز فجر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالوی رفیق حضرت مسیح موعود امیر جماعت انبالہ کے پوتے تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرمہ بقعۃ النور صاحبہ بنت مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد کے نکاح کا اعلان مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مکرم انیل عمران صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب آف جرمنی سے مبلغ سات ہزار یورو (7000) حق مہر پر مورخہ 15 جون 2003ء کو بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ بقعۃ النور صاحبہ مکرم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم کی پوتی مکرم صوفی نذیر احمد صاحب آف جرمنی کی نواسی اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی بھانجی ہے۔ جبکہ انیل عمران صاحب مکرم چوہدری فضل دین صاحب جہلمی کا پوتا اور مکرم ملک عبدالرشید صاحب افریقہ والے کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

محترمہ کے اوایم (KOM) خدیجہ برما سے بذریعہ فیکس درخواست کرتی ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی اکبر کی اہلیہ ایس کے نور جہاں ایک سال سے بیمار ہے خون کی کمی کے باعث حالت تشویشناک ہے بیہوشی کی حالت میں ہسپتال داخل ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا عرض ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم داؤد احمد صاحب بابت ترکہ مکرم خلیل احمد صاحب)

مکرم داؤد احمد صاحب ساکن نمبر 2/39 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم ابراہیم صاحب آف ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ مذکور نمبر 2/39 دارالرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ برقبہ 10 مرلہ 75 مربع فٹ میں سے 1/2 حصہ ان کا ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میری والدہ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم دونوں کے علاوہ میرے والد صاحب کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنگ بندی کی نئی کوششیں ناکام اسرائیل اور فلسطینی جہادی تنظیموں کے درمیان عارضی جنگ بندی کیلئے نئی سفارتی کوششیں بھی ناکام ہوگئی ہیں۔ فلسطین کی عسکریت پسند تنظیموں نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی رہنماؤں کی ٹارگٹ ہلاکتوں کے خاتمہ۔ اسرائیلی فوج کے انخلاء اور فلسطینیوں کی رہائی تک اسرائیل کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ تشدد آمیز کارروائیوں کے خاتمہ تک کسی فلسطینی تنظیم کو کوئی رعایت نہیں دینگے ان کے خلاف کارروائیاں جاری رہیں گی۔ فلسطینی وزیر اعظم عباس محمود عسکریت پسندوں سے مذاکرات کیلئے غزہ پہنچ گئے ہیں۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ حماس کے خلاف ایکشن لیں گے۔

القاعدہ کی نئی نسل امریکہ کے حال ہی میں سبکدوش ہونے والے دہشت گردی سے متعلق امریکی صدر کے مشیر رایند بیرز نے کہا ہے کہ امریکہ اور اتحادیوں سے اختلافات سے القاعدہ کی نئی نسل ابھر سکتی ہے۔ افغان جنگ لاپرواہی سے لڑی گئی۔ القاعدہ کے ارکان کو پکڑنے کی بجائے مفرور کرا دیا گیا۔ افغانستان میں امدادی کام سست روی سے ہو رہے ہیں۔

ایران میں مظاہرے تہران میں ہونے والے مظاہرے اب دوسرے صوبائی دارالحکومتوں تک پھیل گئے ہیں۔ جن میں مشہد، اصفہان، اہواز اور شیراز شامل ہیں۔ تہران یونیورسٹی سے اڑھائی سو افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ مظاہروں میں ایک شخص ہلاک۔ کئی زخمی اور سینکڑوں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ایران میں گزشتہ ایک ہفتے سے حکومت کے خلاف مظاہرے جاری ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم تبدیلی کے خواہاں ہیں حقوق اور آزادی کے طلبگار ایرانیوں کے ساتھ ہیں۔

برف کا پگھلتا پہاڑ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ امریکہ برف کا پگھلتا ہوا پہاڑ ہے جو تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ افغانستان، عراق اور فلسطین میں اسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ فلسطین میں وہ ثالث کی بجائے صیہونی حکومت کا محافظ بنا ہوا ہے۔

ایران سے زیادہ خطرناک بی بی سی کے ایک سروے کے مطابق گیارہ ملکوں کے عوام نے امریکہ کو ایران سے زیادہ خطرناک قرار دیا ہے۔ ان ممالک کے 57 فیصد عوام نے عراق پر امریکی حملے کو بلاجواز قرار دیا۔ روس کے 81 فیصد اور فرانس کے 63 فیصد عوام نے امریکی فیصلے کے خلاف رائے دی۔ انڈونیشیا کے عوام کی اکثریت کی رائے تھی کہ امریکہ نے دنیا کے امن کو القاعدہ کے مقابلے میں زیادہ خطرے میں ڈال دیا ہے۔ 8 ملکوں کے عوام کی رائے تھی کہ امریکہ شام سے زیادہ خطرناک ہے۔ امریکہ کے مقابلہ میں بش انتظامیہ کے خلاف زیادہ سخت رائے پائی جاتی ہے۔

القاعدہ کے حملوں کا خطرہ امریکی اور برطانوی جہازوں اور سیاحوں پر القاعدہ کے حملوں کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ایک برطانوی اخبار کے مطابق برطانوی وزیر خارجہ، وزیر داخلہ اور انسداد دہشت گردی کے ماہرین نے اس بحران سے نمٹنے کیلئے خفیہ منصوبہ بندی شروع کردی ہے۔

صدام کے اعمال کی سزا اقوام متحدہ میں صدام حکومت کے سابق سفیر نے کہا ہے کہ صدام حسین کے اعمال کی سزا عوام کو نہ دی جائے۔ عراقیوں نے امریکہ کو نہیں بلایا۔ صدام حکومت کا خاتمہ عراقی عوام کا کام تھا۔ 15 لاکھ عراقی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ اجتماعی قبروں کے ذمہ داروں پر مقدمہ چلایا جائے۔

عراق میں 400 گرفتار عراقی دارالحکومت بغداد اور شمالی حصوں میں امریکی فوج کے جاری آپریشن ڈیزرٹ اسکورپین کے دوران 400 عراقیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ بغداد تکرت اور کرکوک میں بھاری مقدار میں اسلحہ وگولہ بارود بھی برآمد ہوا ہے۔

ایران میں تبدیلی ناگزیر ہے برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ ایران میں سیاسی تبدیلی ناگزیر ہے مگر بیرونی عناصر سے نہیں بلکہ وہاں کے عوام کے ذریعے لانی چاہئے بی بی سی گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تہران کے ایٹمی پروگرام پر امریکہ کے مقابلے میں برطانیہ کم متصادم پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

دہشت گردوں کے خلاف اعلان جنگ سعودی فرمانروا شاہ فہد اور ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کو اعلان جنگ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو کوئی رعایت نہیں دینگے۔ ان سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ مکہ اور مدینہ میں تخریب کاری کی کوشش کرنے والوں کے عزائم خاک میں ملا دیئے جائیں گے۔ کسی کو ملکی سلامتی اور شہریوں کے جان و مال سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

فرانس میں ایرانیوں کے خلاف آپریشن فرانس کے دارالحکومت پیرس میں انسداد دہشت گردی پولیس نے ایک آپریشن کے دوران ایرانی اپوزیشن کے 164 افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں فرانس میں 13 مقامات پر چھاپے مارے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں ایران کی قومی مزاحمتی کونسل کی مرکزی صدر مریم رجاوی اور ان کا خاوند شامل ہے۔

امریکہ میں رجسٹریشن کا انجام امریکی حکومت نے 11 ستمبر کے واقعہ کے بعد تمام نوجوان تارکین وطن کو ہدایت کی تھی کہ وہ نئے قانون کے تحت امریکی امیگریشن میں اپنی رجسٹریشن کروائیں۔ کل ڈیڑھ لاکھ افراد نے رجسٹریشن کرائی جن میں سے 14 ہزار کی شامت آ گئی اور انہیں ڈی پورٹ کر دیا جائے گا جبکہ 2883 تارکین وطن کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات 19۔جون	زوال آفتاب	12-10
جمعرات 19۔جون	غروب آفتاب	7-19
جمعہ 20۔جون	طلوع فجر	3-20
جمعہ 20۔جون	طلوع آفتاب	5-00

مذہبی دہشت گردی کے خلاف کارروائی کی ہے صدر جنرل مشرف نے اپنے چار ملکی دورہ کے پہلے مرحلہ میں لندن پہنچنے کے بعد 10۔ڈاؤننگ سٹریٹ میں وزیراعظم ٹونی بلیئر سے مذاکرات کئے ہیں۔ بعدازاں اخبارنویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر مشرف نے کہا کہ پاکستان نے مذہبی دہشت گردی سمیت ہرقسم کی دہشت گردی کے خلاف بھرپور کارروائی کی ہے۔ پاکستان میں تین قسم کی دہشت گردی پائی جاتی ہے۔ ایک قسم کا اسامہ بن لادن کے نیٹ ورک القاعدہ سے تعلق ہے، دوسری قسم کا تعلق طالبان سے ہے جبکہ تیسری قسم میں ہمارے اپنے مذہبی انتہا پسند اور مجاہدین ہیں اور ہم نے ان تینوں کے خلاف کارروائی کی ہے جس میں ہمیں کامیابی ملی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ امریکہ اور برطانیہ اسے اچھی طرح سمجھتے اور جانتے ہیں۔

بجٹ سفارشات مسترد ہونے پر سینٹ میں احتجاج بجٹ میں سینٹ کی سفارشات کو نظر انداز کرنے اور قومی اسمبلی کے سپیکر کی رولنگ کے خلاف ایوان بالا میں متحدہ اپوزیشن نے اجلاس سے واک آؤٹ کیا اور نہ صرف اپوزیشن بلکہ حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے بعض ارکان نے بھی سینٹ کی بجٹ سفارشات قبول نہ کرنے پر احتجاج کیا۔

پاکستان چوتھی شکست کی تیاری کر رہا ہے بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کو تین جنگوں میں شکست دے چکا ہے اور اگر ایک اور جنگ ہوئی تو اسے اس جنگ میں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے یہ بات ریاست مدھیہ پردیش کے ضلع منڈلا میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ واجپائی نے کہا کہ مشرف نے ہمیں کارگل کا واقعہ یاد دلایا دیا ہے لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان بھارت سے تین جنگیں ہار چکا ہے اور اب چوتھی شکست کی تیاری کر رہا ہے۔

اسرائیل کو تسلیم نہیں کرینگے وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر اور ایٹمی ٹیکنالوجی پر کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ اپوزیشن سے تمام معاملات پر بات چیت کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہیں کرے گا۔ وزیراعظم نے بھی یہ واضح کردیا ہے کہ ہم اسرائیل کو تسلیم نہیں کرینگے۔

پاکستان بھارت ویزے کی پابندیاں ختم کی جائیں بھارت کا 6رکنی پارلیمانی وفد بذریعہ واہگہ پاکستان پہنچ گیا۔ پاک انڈیا پیپلز فورم فار پیس اینڈ ڈیموکریسی کے کارکنوں نے وفد کا استقبال کیا۔ بھارتی راجیہ سبھا کے آزاد رکن کلدیپ نیر وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ واہگہ بارڈر پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا حکومتوں کی سطح پر جو کچھ ہو رہا ہے یا ہوتا رہتا ہے وہ اپنی جگہ دونوں ملکوں کے عوام کو باہمی رابطے ضرور استوار کرنے چاہئیں۔ سرکاری ٹریک کے ساتھ ایک ٹریک عوام کا بھی ہونا چاہئے۔ دونوں ملکوں میں ویزہ کی پابندیاں ختم ہونی چاہئیں۔ ٹرین سڑک اور جہاز کے راستے بحال ہونے چاہئیں۔ روزانہ دو بسیں چلنی چاہئیں۔

معیاری اور بہتر تعلیم کیلئے نیک نیتی سے سفر کا آغاز کردیا ہے وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے معیاری اور بہتر تعلیم کیلئے نیک نیتی سے سفر کا آغاز کردیا ہے۔ وہ لاہور بورڈ میں میٹرک کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو گولڈ میڈل نقد انعامات اور کمپیوٹر دینے کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیراعلیٰ نے پوزیشن حاصل کرنے والے تمام طلباء وطالبات کو کمپیوٹر فری دینے کے ساتھ ساتھ ان کو کالج یونیورسٹی تک مفت تعلیم دینے کا بھی اعلان کیا۔

ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں ہوگا۔ قوم مطمئن رہے قائمقام صدر اور چیئرمین سینٹ محمد میاں سومرو نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کی باتیں غلط ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں ہے نہ ہی دورہ امریکہ میں ایسا معاہدہ ہوگا۔ قوم مطمئن رہے ملک کے مفاد پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے یہ بات سینٹ کے ممبران کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانہ میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی محفوظ ہے میں 58ٹو بی کا استعمال نہیں کروں گا۔

بھارت پاکستان سے کشمیر کے مسئلہ پر سمجھوتہ کیلئے تیار ہے بھارتی نائب وزیراعظم ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان سے کشمیر کے مسئلہ پر سمجھوتے کیلئے تیار ہے اور پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کا مسئلہ صرف کچھ دو اور کچھ لو کی بنیاد پر ہی حل ہوسکتا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب کتنا دینا اور کیا دینا اور کتنا لینا ہے یہ سب دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے ذریعے طے ہوگا۔

صنعتی ترقی کیلئے منصوبہ بندی وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صنعتی ترقی کی رفتار تیز کرنے کیلئے ایک جامع منصوبہ بنایا جارہا ہے جس سے صوبے میں نئی انڈسٹریل سٹیٹس کے قیام سے برآمدات میں اضافہ ہوگا۔

کالا باغ ڈیم کیلئے اتفاق رائے ضروری ہے صوبائی وزیر آبپاشی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ایک قومی منصوبہ ہے جس کی تکمیل کیلئے صوبوں میں اتفاق رائے ضروری ہے۔ اس مقصد کیلئے پنجاب اسمبلی کا ایک وفد جلد ہی دوسرے صوبوں کا دورہ کرے گا۔

سرکاری ملازمین کیلئے بنک جلد قرض دینگے وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کو ان کی رہائش کیلئے ملکی بنک آئندہ چند ہفتوں میں قرضے جاری کرنے شروع کردیں گے۔

الاحمد الیکٹ سٹور

ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے

سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور

ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182

موبائل: 0320-4810882

دَوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ـــ ہمدردانہ مشورہ

اوقات مطب

موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے

موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے

جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے

بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون: ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴ فیکس ۰۴۵۲۴ ۲۱۲۹۶۶

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات

Estd. 1960

فینسی جیولرز

میاں اظہر احمد

میاں مظہر احمد

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Off: 04524-212868

Res: 04524-212867

Mob: 0320-4891448

E-mail: mazharahmad2001@yahoo.com

موسم گرما کیلئے کیور ینو ادویات

SUMMER TONIC TABS	25/-	گرمی، لو، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
HEAT CURE	30/-	گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو۔
EPISTAXIS CURE	30/-	نکسیر، گرمی یا چوٹ وغیرہ سے ناک سے خون آنا۔
SUN HEADACHE CURE	30/-	سورج کی گرمی سے سردرد ہونا۔

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

فون آفس: 213156 کلینک: 214606

سیلز: 214576 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29